Sl. No. of Q.P.: 6417

Unique Paper Code	:	214403
Name of the Paper	:	Study of Classical Prose & Poetry
Name of the Course	:	B.A. (Hons) Urdu
Semister/Annual	:	IVth Semester
Time	:	3 Hrs.
Max Marks	:	75

E

نوٹ : تمام سوالات کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ملاّ وجہی کی انشائیہ نگاری پر مضمون لکھیے۔

یا

کربل کتھا کے اسلوب پر اظہارِ خیال کیجیے۔

۲۔ ''رانی کیتکی کی کہانی'' پر ایک تنقیدی نوٹ لکھیے۔

یا

فسانۂ عجائب کی نثری خصوصیات بیان کیجیے۔

۳۔ ہندوستانی تہذیب میں بکٹ کہانی کے حوالے سے بارہ ماسہ کی روایت پر روشنی ڈالیے۔

یا

فسانۂ عجائب میں ''جانِ عالم'' کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ درج ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کیجیے۔

(الف)

نجومی پنڈت، جعفرداں حاضر ہوئے۔ بہت سوچ بچار کر برہمنوں نے عرض کی: مہاراج کا بول بالا، جاہ و حشم ہردم بڑھے، مرتبہ دوبالا، اعلیٰ رہے، ہماری پوتھی کہتی ہے: بھگوان کی دیا سے شہزادے کا چندرماں بلی ہے چھٹا سورج ہے۔ جو گرہ ہے وہ بھلی ہے۔ دیگ تیگ کا مالک رہے۔ دھرم مورت یہ بالک رہے۔ جلد راج پر براجے۔

پرتھمی میں دھوم مچے، ایسی شادی زچے۔ استری تین ہو۔ دوکا پر، ہاں، ایک کی ہین ہو۔ مگر پندرہویں برس مشتری بارہویں آئے گی۔ سنیچر پاؤں پڑے گا۔ ایک پنکھیرو، سُوے کے بَرَن میں ہاتھ آئے گا۔ تیریا کی کھٹ پٹ سے وہ بَچن سُنائے گا کہ راج پاٹ چھوڑا، دیس سے بدیس جائے گا۔

(ب)

الٰہی مجھ سا کمترین مخلوقات تیرا کوئی نہیں اور تیرے درپُر امید سوا میری جانہیں کہیں۔ وابستہ تیرے لطف کی مجھ مشت خاک ہے اور یہ خاک ناپاک تیرے زلال رحمت سے پاک ہے۔ پردہ پوش مجھ معیوب کا توں ہے، ورنہ یہ نفسِ اَمّارہ میرا زبوں ہے۔ شکر تیرے عطیات کا کیونکر بجالاوں اور اگر مومومیرا زبان ہووے، تجھ شکر کا عہدہ برآنہ ہوں۔ اگر ایک شمّہ تیرا شکر کروں تو ہزار شکر اوس شکر پر لازم آوے، اور اگر تیرے شکر کوں ایک دم نہ کروں تو ہزار بار دل نادم ہووے۔ خاک سے اٹھا تخت پر توں نے بٹھایا، ظلمات عدم سے نکال راہِ نجاتِ بقا توں نے دیکھلایا۔ الحمدللہ کہ امت محمدیؐ میں سرافراز کیا، اور محبتِ مرتضوی میں مجھے امتیاز دیا۔

۵۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

سکھی! بھادوں نپٹ تپتی پڑے ری
تمامی تن بدن میرا جرے ری
سیہ بادر چہاروں اور چھائے
لیا مجھ گھیر پیو اجھوں نہ آئے
جھڑی پڑنے لگی اور رعد گرجا
تمامی تن بدن جیوں جان لرجا
اکیلی دیکھ نِس کاری ڈراوے
تمامی رین دن، برہا ستاوے
گھٹا کاری کے اندر بیج چمکے
ڈرے جیوڑا کڑک سُن دیہہ دھمکے

پیا بن سیجری ناگن بھئی رے
ہنس کھیلن کی سگری سُدھ گئی رے

(ب)

نہ میں تُمری نہ تم میری کہاؤ
اری سیکھ اپنی کوں، تم آگ لاؤ
نصیحت کر مجھے کا ہے جلاؤ
کرو کچھ فکر پیارے سوں ملاؤ
واِلاّ در دلم یوں آوتا ہے
یہی سب عاشوں کا بھاوتا ہے
کروں کنٹھا اری! سب چیر پھاڑوں
تمامی بھیس جو گن کا سنواروں
دھونی ڈاروں پیا کے دیس جاکر
ہزاروں ناد نالے کے بجاکر
الکھ جا دل رُبا کا در جگاؤں
پیا کے درس کی تب بھیک پاؤں